روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 29 اکتوبر 1998ء 8 رجب 1419 ہجری- 29 اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 241

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز ترک کرنے کا نقصان

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ہی وہ شئے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔ اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ نماز کی حفاظت اس واسطے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے خداتعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو غنی عن العالمین ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اسی لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خداتعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے۔ ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خداتعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس کی بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے۔

یاد رکھو۔ یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔ لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (۔۔۔) یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔

نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بد عملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے۔ مگر جیسے کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 402-403)

نماز باجماعت پڑھنے کی تاکید

(حضرت خلیفة المسیح الثانی)

اول حکم نماز کا ہے۔ یہ دین کا بھی پہلا حکم ہے اور میں نے بھی اس کو پہلے ہی رکھا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے اس کو عملی باتوں کی جان قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے جس کی نماز نہیں اس کا دین نہیں۔ مگر میں افسوس سے کہوں گا کہ آپ میں سے بہت لوگ ہیں جو اس کی طرف پوری پوری توجہ نہیں کرتے ہیں۔ ایسے لوگ تو احمدیوں میں بہت ہی کم ہوں گے جو بالکل نماز پڑھتے ہی نہ ہوں۔ مگر ایسے ہیں جو گنڈے دار نماز پڑھتے ہیں۔ ایک آدھ نماز پڑھ لیں گے باقی نہیں پڑھیں گے۔ (-) پھر ایسے ہیں جو گھر میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں نماز ہو گئی۔ لیکن کیا آپ لوگوں میں سے جو لوگ دفتروں میں ملازم ہیں وہ اس طرح کر سکتے ہیں کہ دفتر نہ جائیں؟ اور گھر میں ہی رجسٹر لے کر بیٹھ رہیں کہ کام ہی کرنا ہے وہ گھر میں کر لیا ہے۔ اگر اس طرح کوئی کرے تو اس کی ملازمت قائم نہ رہے گی۔ میں پوچھتا ہوں اگر دفتر کا کام گھر میں بیٹھ کر کرنے سے منظور نہیں کیا جاتا تو نماز گھر میں پڑھ لینے سے کیونکر منظور ہو سکتی ہے؟ نماز تو باجماعت ہی ہو گی۔ بے شک مجبوریوں کو مدنظر رکھ کر گھر میں نماز پڑھ لینے کو جائز کر دیا گیا ہے اور اس حالت میں الگ بھی نماز پڑھ لی جا سکتی ہے۔ مثلاً اگر دفتر میں کام کرتے ہوئے نماز کا وقت آجائے تو بے شک وہاں پڑھ لو۔ مگر جہاں کوئی مجبوری نہیں اس حالت کے متعلق میرا یہی عقیدہ ہے کہ نماز نہیں ہوتی۔ میں چار سال سے نماز باجماعت پڑھنے کے لئے کہہ رہا ہوں اور اب بھی کہتا ہوں۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات جو پورے وثوق اور پورے یقین کے ساتھ میں سمجھتا ہوں اس کے متعلق مرتے دم تک بھی میرا خیال بدلے۔ سچی اور پکی بات یہ ہے کہ جو شخص (بیت الذکر) میں جا سکتا ہے مگر نہیں جاتا اور گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ وہ قیامت کے دن جا کر دیکھے گا کہ کوئی نماز اسے نہیں ملے گی اور کوئی ملے گی۔ وہ حیران ہو کر کہے گا کہ میری باقی نمازیں کہاں گئیں؟ مگر اسے کہا جائے گا کہ باقی نمازیں تم نے پڑھیں تھیں؟ تو ایسے لوگ اس وقت حیران ہوں گے۔ مگر میں انہیں اب بتاتا ہوں کہ ان کی وہ نمازیں جو بغیر کسی عذر کے وہ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ بلکہ گھروں میں پڑھتے ہیں نہیں ہوتیں اور اس وقت ان کا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا اور نہ قبول کیا جائے گا خدا کے حضور ان کے نمازیں نہیں لکھی جاتیں۔ صرف انہی کی لکھی جاتی ہیں جو باجماعت نماز پڑھتے ہیں سوائے اس کے کہ مجبور ہوں (بیت الذکر) میں نہ جا سکتے ہوں۔ مثلاً کوئی بیمار ہو یا کہیں ملازم ہو۔ ملازم کو یہ دیکھ لینا چاہئے کہ اگر اسے کوئی ایسی ملازمت مل سکتی ہے جس میں باجماعت نماز پڑھنے کا موقع ہے تو اسے ترجیح دینی چاہئے۔ بعض دفعہ ملازموں کو ان کے افسر نماز نہیں پڑھنے دیتے۔ ایک افسر تھا وہ ایک احمدی کو نماز نہیں پڑھنے دیتا تھا۔ اس نے ملازمت چھوڑ دی اور دوسری جگہ کر لی۔ دوسری جگہ اسے ایسا انگریز افسر ملا جس نے خود مصلیٰ لا کر دیا اور کہا اس پر میرے سامنے نماز پڑھا کرو۔ تو جو شخص خداتعالیٰ کے لئے کوئی کام کرتا ہے خداتعالیٰ خود اس کا انتظام کر دیتا ہے۔

(انوار العلوم جلد 5 ص 443)

چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر ۱ حصہ نمبر 3
ریکارڈنگ 15۔جولائی 1994ء

رحمان اور رحیم کی تکرار

بسم اللہ میں رحمان اور رحیم کا ذکر آیا ہے۔ اس کے بعد پھر سورۃ فاتحہ میں رحمان اور رحیم کی تکرار کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وہ رحمان بھی ہے رحیم بھی ہے اس کے متعلق بہت سے احمدی سوال کرتے رہتے ہیں اور میں پہلے جواب دے چکا ہوں لیکن یہاں ترجمہ کے طور پر صرف سکھانا چاہتا ہوں کہ پہلے بسم اللہ میں جو الرحمن الرحیم ہے اس کا تعلق تمام کائنات کے آغاز' انسان کے آغاز اور ہر چیز کے آغاز سے ہے "رحمانیت" کے نتیجہ میں بن مانگے دینے والا تخلیق کرنے لگا اور ان چیزوں کی تخلیق اس نے مکمل کی جو چیزیں مانگنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتیں۔ ان کو ربوبیت کی خلعت بخشی پھر ربوبیت میں ان کو ترقی دی اور ترقی دے کر اس مقام تک پہنچا دیا۔ یہاں ایک اور جہان اس کے لئے روشن ہو گیا جسے خلق آخر کہا جاتا ہے اور یہ جہان ہے قرآن کا جہان' مذہب کا جہان۔ اللہ سے تعلق کا جہان۔ تو عالمین کے ایک نئے معنی وجود میں آئے اور نئے معنوں کے لحاظ سے رحمانیت اور رحیمیت کی تکرار ضروری ہو گئی چنانچہ قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ علیم یا عالم خدا نے قرآن سکھایا بلکہ فرمایا یہ رحمان خدا ہے جس نے قرآن سکھایا ہے کوئی مانگنے والا نہیں تھا ایک نیا جہان انسان کے لئے روشن فرما دیا جو روحانی تخلیق کا جہان ہے اور اس کا بھی وہی رحمان خدا ہے جو عام کائنات کا رحمان خدا ہے مگر یہاں تعلق صرف ان بندوں سے ہو جائے گا جو رحمان خدا پر ایمان رکھتے ہیں اس کے کلام سے روشنی پاتے ہیں اس کی ہدایات پر عملاً کرنے کی کوشش کرتے ہیں پس وہ مضمون جو تخلیق کائنات سے شروع ہوا تھا۔ اب روحانی تخلیق کے میدان میں یا جہان میں داخل ہو جاتا ہے اور آگے اسی کے ساتھ تعلق ہے۔

پس دوسرا رحمان اور رحیم ہمیں بتاتا ہے کہ رحمان خدا نے انسان کی روحانی ترقیات کے لئے بھی ایک جہان نو پیدا کر دیا ہے اور یہ رحیم بھی ہے وہ چھوڑے گا نہیں۔ مسلسل ہدایت کے سامان کرتا رہے گا آدم کے وقت اسی کی رحمانیت نے جو جلوہ دکھایا تھا وہ وہاں ہی ختم نہیں ہو گیا بلکہ بہتر سے بہتر جلوے ظاہر ہوتے چلے جائیں گے اور ربوبیت کی یہی شان ہے کہ ہر جلوہ پہلے سے بڑھ کر شان میں ہو۔ اور جو جلوے ہیں ان میں خدا تعالیٰ ہر وقت ضرورت کا خیال رکھتے ہوئے جب بھی ضرورت پڑے گی رحیمیت کے تابع روحانی مسائل کا حل پیش فرماتا جائے گا۔

مالک یوم الدین

اس کے بہت سے معنے کئے جاتے ہیں لیکن ترجمے کے لحاظ سے نسبتاً مختصر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ کچھ ترجمہ تو خدا تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں ہی بیان فرمایا۔

(سورہ الانفطار 19-20)

تجھے کیا چیز سمجھائے کہ دین کیا ہوتا ہے؟ دین اس وقت کا نام ہے جب کہ ہر ملکیت اللہ کی طرف لوٹ جائے گی۔ اور خدا کے سوا کوئی مالک نہیں رہے گا۔ کوئی شخص کسی جان کے لئے نہ اپنے لئے نہ کسی غیر کے لئے کسی چیز کا ادنیٰ سا بھی مالک رہے گا۔ اور کلیتہً حکومت اور ملکیت خدا کی طرف لوٹ جائے گی تو مالک یوم الدین کا ایک اہم ترین معنی ہے آخرت کا وہ دن جبکہ وہ عارضی ملکیتیں جو رحمان خدا نے عطا کی ہوں گی۔ خدا کو واپس لوٹا دی جائیں گی پھر وہ فیصلے فرمائے گا اور ہر چیز اپنے اصل کی طرف واپس چلی جائے گی۔ آغاز سے لے کر انجام تک کی ساری کہانی' تمام ارتقاء خواہ وہ ماضی کا تھا خواہ وہ زندگی کا تھا خواہ وہ مذہب کا تھا وہ سارا ان آیات میں بیان فرما دیا ہے اور اول سے آخر تک کی ساری کہانی مکمل ہوئی۔

مالک کسی کو جواب دہ نہیں ہوتا مالک جو چاہے فیصلہ کرتا ہے لیکن ایک تسلی دلا دی کہ جو مالک ہے وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی ہے سو ڈرنے کی کوئی بات نہیں جو بھی فیصلہ کرے گا حد سے زیادہ رحم والا ہو گا اور بار بار رحم کا سلوک فرمائے گا۔ کئی دفعہ تمہاری ٹوٹی ہوئی توبہ کو معاف فرما دے گا اور پھر بھی اگر کسی کے خلاف سزا کا فیصلہ ہو گا تو وہ سچا فیصلہ ہے کہ کسی کو بھی کوئی شکوہ کا حق نہیں۔ پس ملکیت اس کو جاتی ہے جو سب سے زیادہ رحمان اور رحیم ہو۔ اس کو نہیں جاتی جو سخت مزاج ہے اور بھی صفات ہیں مگر سب صفات کو ترک کر کے رحمانیت اور رحیمیت کی پناہ میں دوبارہ انسان کو دے دیا گیا ہے۔ یہاں سے آغاز ہوا تھا وہی انجام ہوا۔ اور نیک آغاز تھا نیک انجام ہوا۔

دین کا ایک مطلب ہے مذاہب اور رستے تو مالک یوم الدین کا مطلب ہے کہ جب دین کا دور شروع ہو گا اس وقت بھی مالک خدا ہی ہو گا اور دین کے زمانوں میں اگر کسی کو حکم دینے کا حق ہے تو صرف خدا کو ہے۔ کسی اور کی بات نہیں سننی۔ صرف اللہ کی بات سننی ہے کیونکہ دین کے زمانوں کا دین کے دور کا وہی مالک ہے۔ اس کے بعد کیا باقی رہ جاتا ہے۔ صرف اللہ کی بات چلتی ہے۔ اس کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا کہ انسان اس کے سامنے سر جھکا دے اور دعا کرے۔

☆......☆......☆......☆

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالمِ رُوحانی کے لعل و جواہر

کتاب اللہ کی اثر انگیزی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا چشمدید بیان ہے کہ۔

"میں نے حضرت مسیح موعود کو صرف ایک دفعہ روتے دیکھا ہے اور وہ اس طرح کہ ایک دفعہ آپ اپنے خدام کے ساتھ سیر کے لئے جا رہے تھے اور ان دنوں میں حاجی حبیب الرحمان صاحب حاجی پورہ والوں کے داماد قادیان آئے ہوئے تھے۔ کسی شخص نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور یہ قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت صاحب وہیں راستے کے ایک طرف بیٹھ گئے۔ چنانچہ انہوں نے قرآن شریف پڑھ کر سنایا

تو اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے"۔

(ذکر حبیب صفحہ 323-324 از حضرت مفتی صاحب۔ ناشر مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان دار الامان طبع اول دسمبر 1936ء)

ایک حیرت انگیز قرآنی استدلال

گذشتہ صوفیا دو مکاتیب فکر (Schools of Thought) رکھتے تھے ایک وجودی جو پوری کائنات کو خدا تعالیٰ کا عین سمجھتے تھے اور نہایت زور و شور سے وحدت فی الکثرت کے قائل تھے دوسرے شہودی جو جمیع موجودات کو اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور اس کی تجلیات کا عکس کامل یقین کرتے تھے۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رحمتہ اللہ کا تعلق موخر الذکر خیال سے تھا۔ حضرت صاحبزادہ پیر محمد سراج الحق صاحب (ابن حضرت شاہ حبیب الرحمان جمالی و نعمانی سجادہ نشین چار قطب ہانسوی) قبول احمدیت سے قبل وحدت وجود کے قائل تھے اور شہودیوں کے سخت مخالف تھے۔ جب آپ پہلے پہل حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اس کے متعلق استفسار کیا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ۔

"ایک سمندر ہے جس میں سے سب شاخیں نکلتی ہیں مگر ہمیں شہودیوں والی بات درست معلوم ہوتی ہے"۔

اس نظریہ کی تائید میں حضور نے سورہ فاتحہ کی پہلی آیت سے یہ حیرت انگیز استدلال فرمایا کہ **اللہ تعالیٰ کو قرآن شریف کے شروع میں رب العالمین قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رب اور ہے اور عالمین اور۔ ورنہ اگر وحدت الوجود والی بات صحیح ہوتی تو رب العین کہا جاتا"۔**

(ایضاً صفحہ 316-317)

آسمانی تاجدار عاجزی کے لباس میں

ایک دفعہ حضرت صاحب اندرون خانہ تشریف لے جا رہے تھے کسی فقیر نے آپ سے کچھ سوال کیا مگر آپ لوگوں کی باتوں میں فقیر کی آواز کو صاف طور پر سن نہیں سکے تھوڑی دیر کے بعد آپ دوبارہ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کسی فقیر نے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ لوگوں نے اسے بہت تلاش کیا مگر نہ پایا لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ فقیر خود بخود آگیا اور آپ نے اسے کچھ نقدی دے دی اس وقت آپ محسوس کرتے تھے کہ **گویا آپ کی طبیعت سے ایک بھاری بوجھ اتر گیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ میں نے دعا بھی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس فقیر کو واپس لائے"۔**

(روایت حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی منقول سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 286 مولفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب طبع دوم 1935ء ناشر احمدیہ کتاب گھر قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت جعفرؓ بن ابی طالب

خاندان بنی ہاشم کے چشم وچراغ حضرت جعفرؓ رسول کریم ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے۔ حضرت علیؓ کے برادر حقیقی اور عمر میں ان سے دس سال بڑے تھے۔ مگر حضرت علیؓ کو رسول اللہ کی تربیت کی برکت اور خود ان کی فطری سعادت کے طفیل قبول اسلام میں اولیت عطا ہوئی۔

حضرت جعفر کے اسلام میں داخل ہونے کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ ایک روز نبی کریم ﷺ محو عبادت تھے، حضرت علیؓ بھی آپ کے ساتھ عبادت میں شریک تھے کہ رسول اللہ کے چچا ابو طالب اپنے بیٹے جعفر کے ساتھ تشریف لائے اور اپنے بیٹے علیؓ کو رسول اللہ کے ساتھ مصروف عبادت دیکھ کر جعفر سے بھی فرمایا کہ تم بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ عبادت میں شریک ہو جاؤ۔ حضرت علیؓ رسول اللہ کے دائیں جانب تھے۔ جعفر نے بائیں طرف کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ اور یوں یہ دونوں بھائی اسلام کے ابتدائی کمزوری کے زمانہ میں رسول اللہؐ کے دست و بازو بن گئے۔

آنحضرت ﷺ کو اس سے بہت تقویت پہنچی اور آپ بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے علم پا کر حضرت جعفر کو یہ خوشخبری سنائی کہ جس طرح تو نے آج اپنے اس بھائی کے پہلو اور ہاتھ مضبوط کئے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی جزا کے طور پر آپ کو جنت میں روحانی پرواز کے لئے دو پر عطا فرمائے گا۔ تب حضرت جعفر "طیار" اور ذوالجناحین کے لقب سے ملقب ہوئے (الاکمال فی اسماء الرجال مع مشکوٰۃ ص 589 از علامہ محمد بن عبد اللہ خطیب بغدادی مطبع نور محمد اصح المطابع کراچی) یعنی دونوں پروں کے ساتھ پرواز کرنے والے روحانی پرندے۔ دراصل رسول اللہ کی اس خوشخبری میں حضرت جعفرؓ کے اس روحانی مقام کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا تھا جو آئندہ شہادت کے بلند مرتبے سے آپ کو حاصل ہونے والا تھا۔ جس کا نظارہ نبی کریم ﷺ کو کروایا گیا اور جس کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا کہ میں نے جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ محو پرواز دیکھا ہے۔ (ترمذی ابواب المناقب)

خصوصیات

حضرت جعفر اپنی بعض منفرد خصوصیات کے لحاظ سے یگانہ روزگار تھے چنانچہ ایک موقع پر ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰؐ کے بہت ہی پیاروں حضرت زید، علی اور جعفرؓ (کہ حضور کے کمال لطف و کرم کی بدولت ہر ایک ان میں سے اپنے آپ کو حضور کی محبتوں کا مورد اور زیادہ پیارا جانتا تھا) یہ سوال ہو گیا حضور کو زیادہ پیار کس سے ہے؟ حضور ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے کمال شفقت سے سب پیاروں کا ہی دل رکھا کہ سب ہی آپ کو محبوب تھے مگر حضرت جعفرؓ سے جو فرمایا وہ ایسی منفرد اور خاص بات ہے کہ اسے سن کر بے تحاشا حضرت جعفر پر پیار آتا ہے آپؐ نے فرمایا اے جعفر تو تو خَلق و خُلق اور صورت و سیرت میں میرے سب سے زیادہ مشابہ اور قریب ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 204)

ہجرت حبشہ

بلاشبہ یہ ارشاد رسولؐ حضرت جعفرؓ کے لئے دین و دنیا میں کامیابی کے سرٹیفکیٹ سے کم نہیں۔ حضرت جعفر نے ابتدائی زمانہ میں قبول اسلام کی سعادت پائی تھی۔ مسلمانوں کے لئے مکہ میں حالات ناموافق تھے۔ ان کو مصائب و آلام کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ حضرت جعفر نے بھی دیگر مسلمان مہاجرین کے ساتھ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کا فیصلہ کیا۔ اس سفر ہجرت میں آپ کی عظیم الشان قائدانہ صلاحیتیں ظاہر ہوئیں اور آپ نے شاہ حبشہ کے شاہی دربار میں اسلامی وفد کی خوب نمائندگی کی حضرت ام المومنین ام سلمہ بیان فرماتی ہیں۔ کہ جب ہم نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور شاہ حبشہ نجاشی کی پناہ حاصل کی تو یہ بہت خیر و برکت کی پناہ تھی۔ ہمیں مکمل مذہبی آزادی نصیب تھی اور ہم بلا روک ٹوک عبادت کرتے تھے۔ کسی قسم کی ناپسندیدہ زبانی یا جسمانی ایذا رسانی کا سوال نہیں تھا۔ جب قریش کو اس صورتحال کا علم ہوا تو انہوں نے دو معتبر قریشی سرداروں عبد اللہ بن ربیعہ اور عمرو بن العاص کو مشیر بنا کر مکہ کی عمدہ چیزوں کے تحائف کے ساتھ حبشہ بھجوایا۔ اس زمانہ میں اہل حبشہ مکہ سے چمڑا منگوایا کرتے تھے۔ چنانچہ مکہ والوں نے بہت سی چمڑے کی مصنوعات اکٹھی کیں اور حبشہ کے تمام بڑے بڑے سرداروں کے لئے تحائف بھجوائے اور اپنے سفراء کو ہدایت کی کہ نجاشی سے ملاقات سے پہلے ہر بڑے سردار اور جرنیل کو یہ تحائف پیش کئے جائیں۔ اس کے بعد نجاشی سے ملاقات کر کے یہ درخواست کی جائے کہ وہ مسلمانوں کو ان کا موقف سنے بغیر تمہارے سپرد کر دے چنانچہ ان دونوں سفراء نے ملک حبشہ کے تمام بڑے بڑے جرنیلوں کو تحائف پیش کر کے انہیں بتایا کہ ہمارے کچھ ناسمجھ نوجوان اپنا دین چھوڑ کر ایک نیا دین اختیار کر چکے ہیں اور تمہارے دین میں بھی داخل نہیں ہوئے اور ایک بالکل نئے دین کے ساتھ جسے نہ ہم جانتے ہیں نہ آپ یہ لوگ آپ کے ملک میں آ کر پناہ گزیں ہو گئے ہیں اور ہم جو اپنی قوم کے فہمیدہ اور دانا سردار ہیں شاہ حبشہ سے ملاقات کر کے انہیں واپس لے جانے کے لئے گزارش کرنا چاہتے ہیں اس لئے جب بادشاہ آپ لوگوں سے مشورہ کرے تو آپ لوگ بھی اس کی خدمت میں یہی درخواست کریں کہ وہ ان کا موقف سنے بغیر ہمارے سپرد کر دے کیونکہ ہم لوگ ان کے عیوب و نقائص کو خوب جانتے ہیں۔ ان جرنیلوں نے بالاتفاق ان سفیروں سے یہی کہا کہ ہم ایسا ہی کریں گے پھر انہوں نے شاہ نجاشی کو تحائف پیش کئے اور اپنا موقف پیش کر کے یہ کہا کہ یہ ناسمجھ نوجوان ہمارے عزیز و اقارب میں سے ہیں آپ انہیں ہمارے سپرد کر دیں۔ تاکہ ہم انہیں مناسب سرزنش کر سکیں اور ان سفیروں کی تمام تر کوشش یہ تھی کہ کسی طرح نجاشی سے مسلمانوں کی بات سنے بغیر یہ فیصلہ کروا لیا جائے۔ بادشاہ نے جب اپنے جرنیلوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ اہل مکہ کے یہ سفیر سچ کہتے ہیں یہ واقعی عقلمند اور صاحب بصیرت لوگ ہیں اور ان نوجوانوں کے نقص و عیب کو خوب جانتے ہیں پس انہیں ان کے ملک میں واپس لوٹا دینا چاہئے منصف مزاج نجاشی اس پر سخت غضبناک ہوا اور کہنے لگا خدا کی قسم! ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہو گا، کہ وہ لوگ جو میرے ملک میں آکر میرے پاس پناہ گزیں ہوئے اور خاص میری پناہ حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں میں ان کی بات سنے بغیر کیسے انہیں ان کے حوالے کر دوں۔ چنانچہ مسلمانوں کو بلایا گیا مسلمان سخت مضطرب اور پریشان تھے کہ نہ جانے ان کے ساتھ کیا سلوک ہو مگر خدا تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے وہ شاہی دربار میں پیش ہوئے۔ نجاشی کے درباری 'پادری' اپنے صحائف کے ساتھ موجود تھے۔ نجاشی نے مسلمانوں سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نے اپنی قوم کا دین بھی چھوڑ دیا اور نہ ہی پہلی کسی امت کا دین اختیار کیا نہ ہمارا دین۔ اس موقع پر بادشاہ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرف سے ان کی نمائندگی کا حق حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے خوب ادا کیا۔

"انہوں نے اس موقع پر نہایت مدلل اور عمدہ اور خوبصورت تقریر کی اور کہا کہ اے بادشاہ! ہم ایک جاہل قوم تھے بتوں کی پرستش کرتے اور مردار کھاتے تھے۔ بدکاری اور رشتہ داروں سے بدسلوکی ہمارا معمول تھا۔ ہم میں سے طاقتور کمزور کو دبا لیتا تھا اس حال میں اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک رسول ہماری طرف مبعوث فرمایا جس کی خاندانی شرافت اور صدق و امانت اور پاکدامنی سے ہم خوب واقف تھے۔ اس نے ہمیں خدا کی توحید اور عبادت کی طرف بلایا اور یہ تعلیم دی کہ اس کے ساتھ ہم کسی اور کو شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہی پتھروں اور بتوں کی پرستش کریں اور اس نے ہمیں صدق و امانت، صلہ رحمی، پڑوسیوں سے حسن سلوک، اور کشت و خون سے بچنے کی تعلیم دی اور بے حیائیوں اور جھوٹ اور یتیم کا مال کھانے اور پاکدامنوں پر الزام لگانے سے منع کیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اور ہمیں نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی تعلیم دی۔ اس طرح حضرت جعفرؓ نے نجاشی کے سامنے اسلامی تعلیم کا خلاصہ نہایت عمدہ اور خوبصورت رنگ میں پیش کیا اور کہا کہ ہم اس نبی پر ایمان لائے ہیں اور اس کی تصدیق کی ہے اور اس کی تعلیم کو مانا اور قبول کیا ہے اور ہم خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہیں اور جن چیزوں سے اس نے روکا اس سے رکتے ہیں اور جو چیزیں اس نے ہمارے لئے جائز قرار دی ہیں ان کو جائز سمجھتے ہیں بس یہی ہمارا جرم ہے جس کی بناء پر ہماری قوم نے ہم پر زیادتیاں کیں اور ہمیں سخت اذیتوں اور تکلیفوں میں مبتلا کر کے ہمارے دین سے برگشتہ کرنا چاہا تاکہ ہم خدائے واحد کی عبادت کی بجائے بتوں کی پوجا کریں اور حسب سابق گندی اور ناپاک چیزوں کو حلال جانیں جب ان کے ظلم اور زیادتیاں انتہا کو پہنچ گئیں اور انہوں نے ہمیں اپنے دین پر آزادی سے عمل کرنے سے روک دیا تو ہم اپنا وطن چھوڑ کر آپ کے ملک میں پناہ لینے چلے آئے اور ہم نے آپ کے عدل و انصاف کی وجہ سے کسی اور کی بجائے آپ کو چنا۔ اور آپ کی پناہ حاصل کرنے کی امید پر چلے آئے اے بادشاہ! ہمیں پوری امید ہے کہ تیرے ملک میں ہم پر کوئی ظلم یا زیادتی روا نہیں رکھی جائے گی نجاشی حضرت جعفر کی اس تقریر سے بہت متاثر ہو کر کہنے لگا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کلام لے کر آیا ہے اس میں سے کچھ تمہارے پاس موجود ہے؟ حضرت جعفرؓ نے اثبات میں جواب دیا تو اس نے کہا کہ اچھا مجھے اس میں سے کچھ کلام پڑھ کر سناؤ حضرت جعفر کی ذہانت و فطانت پہ رشک آتا ہے کہ انہوں نے فوری طور پر عین موقع کے محل اور مناسبت سے سورہ مریم کی آیات کی تلاوت ایسی دلآویزی خوش الحانی سے کی کہ خدا ترس نجاشی بے اختیار رونے لگا اور اتنا رویا کہ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور ساری محفل پر قرآن شریف کے اس پاکیزہ اور برحق کلام کا ایسا اثر ہوا کہ درباری پادری بھی رونے لگے یہاں تک کہ ان کے صحیفے ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئے نجاشی یہ کلام الٰہی سن کر بے اختیار یہ کہہ اٹھا کہ خدا کی قسم ایسے معلوم ہوتا ہے یہ کلام اور موسیٰ کا کلام ایک ہی منبع اور سرچشمہ سے پھوٹے ہیں پھر وہ منصف مزاج بادشاہ یوں گویا ہوا کہ اے مکہ کے سفیرو! تم واپس لوٹ جاؤ خدا کی قسم میں ان لوگوں کو ہرگز تمہارے حوالے نہیں کر سکتا مکہ کے ان سفراء نے مزید مشورے کئے اور کہا کہ وہ بادشاہ کے سامنے ان کے خراب عقائد اور عیوب بیان کر کے اس نیک اثر کو زائل کر کے ہی دم لیں گے۔ اور اسے بتائیں گے کہ حضرت عیسیٰ کو یہ عیسائیوں کے اعتقاد کے برخلاف محض ایک انسان مانتے اور اس کی تنقیص اور توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگلے روز انہوں نے بادشاہ کے سامنے یہ موقف رکھا تو بادشاہ نے پھر مسلمانوں کو بلوا بھیجا مسلمانوں کے لئے بلاشبہ یہ سخت پریشانی کی بات تھی۔ حضرت ام سلمہ کا بیان ہے کہ اس نئی مصیبت سے ہم بہت فکرمند ہوئے کہ ایسی مصیبت سے اس سے پہلے واسطہ نہ پڑا تھا۔ تب مسلمانوں نے باہم اکٹھے ہو کر مشورے کئے اور کہا کہ اگر بادشاہ نے حضرت عیسیٰ کے مقام کے بارے میں دریافت کیا تو ہم وہی بیان کریں گے جیسا کہ قرآن شریف میں مذکور ہے چنانچہ جب بادشاہ نے یہ سوال کیا کہ عیسیٰ بن مریم کے بارہ میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت جعفر نے کہا کہ اس بارہ میں ہمارے نبی پر یہ کلام اترا ہے کہ عیسیٰ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول روح اللہ اور اس کا کلمہ ہے جو اس نے کنواری مریم کو عطا فرمایا۔ اس پر نجاشی نے زمین پر ہاتھ مارا اور وہاں سے ایک تنکا اٹھا کر کہنے لگا کہ حضرت عیسیٰ کا مقام اس تنکے کے برابر بھی اس سے زیادہ نہیں جو آپ نے بیان کیا ہے۔

اس پر اس کے سردار اور جرنیل بڑبڑائے۔

مگر نجاشی نے کمال جلالت شان کے ساتھ یہ عادلانہ فیصلہ صادر فرمایا۔ کہ جاؤ اے مسلمانو! تمہیں میری سرزمین میں مکمل امان ہے اگر تمہیں کوئی برا بھلا بھی کہے گا تو اسے سزا دی جائے گی۔ مجھے یہ ہرگز پسند نہیں کہ مال و دولت کے عوض میں تم میں سے کسی کو تکلیف پہنچاؤں پھر نجاشی نے حکم دیا کہ عرب سفراء کے تحائف واپس لوٹا دیئے جائیں۔ ان کی ہمیں کوئی حاجت نہیں۔ خدا کی قسم جب اللہ نے میرا ملک مجھے عطا فرمایا تو اس نے مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تھی جو میں اب عدل و انصاف کے قیام کے لئے رشوت لوں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 ص 201 تا 203)

الغرض یوں حضرت جعفرؓ نے ایک زمانہ دیگر مسلمانوں کے ساتھ اپنے ملک و وطن اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے دور حبشہ کی سر زمین میں گزارا۔ پھر جب حالات سازگار ہوئے تو حبشہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی اور فتح خیبر کے موقع پر مسلمان مہاجرین حبشہ کا قافلہ حضرت جعفرؓ کے ساتھ واپس آیا، اس وقت حضور ﷺ خیبر میں تھے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت جعفرؓ کی آمد پر آپ نے خود آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور وفور محبت سے ان کی پیشانی کو چوم لیا اور فرمانے لگے کہ آج میں اتنا خوش ہوں کہ نہیں کہہ سکتا کہ فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر کی ملاقات کی خوشی غالب ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 123)

مدینہ آنے پر رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل انصاری سے ان کی مواخات قائم فرمائی اور جہاندیدہ گرم و سرد چشیدہ حضرت جعفر، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیروں اور وزیروں میں شامل ہو گئے۔ حضرت علیؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر نبی کو کچھ معزز ساتھی عطا فرماتا ہے اور مجھے 14 ایسے ساتھی عطا ہوئے ان میں آپ نے حضرت جعفر کا نام بھی لیا۔ کہ وہ بھی میرے معزز وزراء میں شامل ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 ص 148)

شہادت

مگر الٰہی تقدیر میں حضرت جعفر کے لئے اس سے بھی بڑا مقام یعنی شہادت کا مرتبہ مقدر تھا۔ حبشہ سے واپسی کو ابھی ایک سال ہی گزرنے نہ پایا تھا کہ رومی سرحدوں پر موجود غسانی ریاست کے سردار شرجیل بن عمرو مسلمان سفیر کو جو شاہ بصریٰ کی طرف رسولؐ اللہ کا مکتوب گرامی لے کر جا رہے تھے قتل کروا دیا۔ یہ مسلمانوں کے ساتھ کھلا اعلان جنگ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے اسلامی لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا۔

تین ہزار سپاہ کا لشکر تیار ہوا۔ تو اب اس کے امیر کے تقرر کا سوال تھا۔ اس لشکر میں بزرگ صحابی حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاری مشہور جنگی کمانڈر خالد بن ولید کے علاوہ رسول اللہ کے عم زاد اور مشیر خاص حضرت جعفر بن ابی طالب بھی شامل تھے جو شاہ حبشہ کے دربار میں بھی اسلامی وفد کی شاندار قیادت کر چکے تھے اور خاندانی وجاہت بھی رکھتے تھے مگر رسول کریم ﷺ جہاں ان کی اعلیٰ روحانی قدروں کو مزید صیقل فرمانا چاہتے تھے وہاں خواص و عوام کو شرف انسانی کا عملی سبق دینے کے لئے نیز کئی اور حکمتوں کے پیش نظر آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ کو اس لشکر کا سالار اول مقرر فرمایا اور حضرت جعفر کو نائب امیر مقرر کرتے ہوئے فرمایا کہ زید بن حارثہ کی شہادت کی صورت میں حضرت جعفر قائد لشکر ہوں گے اور ان کے بعد عبداللہ بن رواحہ علم امارت سنبھالیں گے۔ حضرت جعفرؓ نے کمال اطاعت کا نمونہ دکھاتے ہوئے اس فیصلہ پر سر تسلیم خم تو کرنا ہی تھا۔ صرف اتنا عرض کیا کہ اے اللہ کے نبیؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے اپنے سوا زید کے امیر بنائے جانے کا ہرگز خیال تک نہ تھا۔ آپ نے فرمایا خدا کے نام کے ساتھ روانہ ہو جاؤ تمہیں کیا معلوم کہ بہتر کیا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 229)

لشکر روانہ ہوا اور موتہ کے مقام پر ایک لاکھ رومی فوج سے سخت مقابلہ ہوا۔ جس میں تینوں اسلامی سالار یکے بعد دیگرے شہید ہوئے اور بالآخر خالد بن ولید نے قیادت سنبھالی۔ عین اس روز اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو اس لشکر کے احوال کی اطلاع فرما دی (بخاری کتاب المغازی) آپ نے اہل مدینہ کو اکٹھا کرنے کے لئے منادی کروائی۔ پھر آپؐ منبر پر چڑھے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپؐ نے اس کشفی نظارے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس میں آپ کو غزوہ موتہ کا سارا نظارہ کرایا گیا تھا۔ ارشاد فرمایا کہ ایک بہت تکلیف دہ خبر آئی ہے۔ کیا میں تمہیں اس غزوہ پر جانے والے تمہارے لشکر کے بارے میں خبر دوں۔ ان مجاہدین نے میدان جنگ میں دشمن سے خوب مقابلہ کیا اور سب سے پہلے امیر لشکر حضرت زیدؓ شہید ہو گئے۔ پس سب ان کی بخشش کی دعا کرو۔ اس پر لوگوں نے ان کی بخشش کی دعا کی۔ پھر علم لشکر حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے سنبھالا اور دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ اور اسی طرح بہادری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ میں ان کی عظیم الشان شہادت کا گواہ ہوں، پس ان کی بھی بخشش کی دعا کرو تب تمام اصحاب رسولؐ نے حضرت جعفرؓ کی بخشش کی دعا کی۔

(مسند احمد حنبل جلد 5 ص 229)

غزوہ موتہ میں اسلامی لشکر اور امرائے لشکر کی شہادت سے جو حالات ظاہر ہوئے اس سے ہمارے آقا و مولا کے فیصلہ کی حکمتیں بھی کھل جاتی ہیں۔ اس جنگ کے لئے پہلی مرتبہ تین امراء کا آپ نے تقرر فرمایا۔ اور اس طرح لشکر اسلام کو ہر بری اور مشکل صورتحال سے نبرد آزما ہونے کے لئے ذہنی طور پر آمادہ اور تیار کر دیا اس جنگ میں حضرت جعفر کی بجائے حضرت زید کو امیر اول مقرر کرنے کی ایک حکمت اس رنگ میں بھی ظاہر ہوئی۔ اگر حضرت جعفر امیر اول ہوتے اور پہلے ہی مرحلہ میں شہید ہو جاتے تو اتنے بڑے سردار کی شہادت سے لشکر اسلام کے حوصلے پست ہو جانے کا خدشہ تھا جس کے بعد حضرت زید کے لئے مسلمانوں کو اس طرح متحد رکھ کر جنگ جاری رکھنا مشکل ہو جاتا، مگر حضرت زیدؓ کی شہادت کے بعد حضرت جعفرؓ اسلامی لشکر کے لئے جہاں بہت بڑی ڈھارس اور حوصلہ کا موجب بنے وہاں شجاعت اور بہادری کے زبردست جوہر انہوں نے دکھائے اور جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر بیان فرمایا کہ حضرت زید کی شہادت کے بعد حضرت جعفر طیار نے پوری قوت سے حملہ کیا۔ بعد میں غزوہ موتہ سے واپس لوٹنے والے مجاہدین کی بیان کردہ تفاصیل سے بھی رسول اللہ کی پیشگی بیان فرمودہ خبروں کی تائید و تصدیق ہوئی۔ چنانچہ قبیلہ بنی مرہ بن عوف کے ایک شخص عباد کے والد عبداللہ غزوہ موتہ میں شامل تھے وہ حضرت جعفر کے لمحات شہادت کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خدا کی قسم حضرت جعفر کی بہادری کا وہ نظارہ اب بھی میری نظروں کے سامنے ہے جب وہ اپنی سرخ رنگ کی گھوڑی سے چھلانگ لگا کر نیچے اترے اور تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کر کے دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور پھر واپس نہیں لوٹے۔ یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ (ابو داؤد کتاب الجہاد)

حضرت عبداللہ بن عمرو جو اس غزوہ میں شریک تھے ان کے بیان سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت جعفرؓ نے کس بے جگری سے داد شجاعت دیتے ہوئے عظیم الشان شہادت پائی۔ وہ فرماتے ہیں جنگ کے بعد میدان موتہ میں ہم نے اپنے امیر حضرت جعفر کی نعش تلاش کی تو دیگر شہداء میں ان کو اس حال میں پایا کہ ان کے جسم میں تلواروں اور نیزوں کے ستر سے بھی زائد زخم تھے اور ان میں سے کوئی ایک زخم بھی پشت پر نہ تھا مسلمانوں کے لئے اس بہادر سورما نے ہر وار اپنے سینے پر لیا تھا (بخاری کتاب المغازی) اور

اپنی سپاہ کی طرف سے یوں حق امارت ادا کر دکھایا تھا اور رسول اللہ کی وہ بات بھی پوری ہوئی جو آپ نے انہیں امیر مقرر کرتے ہوئے فرمائی تھی کہ کیا معلوم کہ کس کی امارت کہاں مناسب ہے؟

رسول اللہ کی شفقتیں

نبی کریم ﷺ کے حضرت جعفرؓ سے تعلق محبت اور ان کے جذبہ فدائیت کی قدر دانی کا اندازہ ان واقعات سے بخوبی ہوتا ہے جو ان کے اہل و عیال کے ساتھ حضور ﷺ کی شفقتوں کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ آپ خود بنفس نفیس حضرت جعفرؓ کے گھر ان کی شہادت کی خبر دینے تشریف لے گئے۔ حضرت جعفرؓ کی بیوہ اسماءؓ بنت عمیس کا بیان ہے کہ جب حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کی خبر آئی تو رسول کریم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے میں گھر کے کام کاج سے آٹا وغیرہ گوندھنے کے بعد بچوں کو نہلا دھلا کر فارغ ہوئی ہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جعفر کے بچوں کو میرے پاس لاؤ میں بچوں کو حضور کے پاس لائی آپ نے ان کو گلے لگایا اور پیار کیا اور آپ کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ اسماء کہتی ہیں میں نے گھبرا کر عرض کیا یا رسولؐ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کس وجہ سے روتے ہیں؟ کیا جعفر اور ان کے ساتھیوں کے بارہ میں کوئی خبر آئی ہے آپ نے فرمایا ہاں وہ آج شہید ہو گئے ہیں اسماء کہتی ہیں میں اچانک خبر کو سن کر چیخنے لگی اور دیگر عورتیں افسوس کے لئے ہمارے گھر اکٹھی ہو گئیں۔ رسول کریم ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے اور ہدایت فرمائی کہ جعفر کے گھر والوں کا خیال رکھنا اور انہیں کھانا وغیرہ بنا کے بھجوانا کیونکہ وہ اس صدمہ کی وجہ سے مصروف ہو گئے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 ص 372)

رسول اللہ کے پیارے عم زاد چالیس سالہ حضرت جعفرؓ کی جوانی کی ناگہانی موت کا صدمہ بہت بھاری تھا اور ہمارے آقا و مولا پر سب سے گراں تھا کہ جعفر انہیں بہت عزیز تھے آپ نے کمال صبر و ضبط کا نمونہ دکھاتے ہوئے اپنے اصحاب کو فرمایا تھا کہ جو مقام شہادت ان کو مل چکا ہے اس کی بناء پر اس پس منظر میں خود ان کو بھی آج ہمارے پاس موجود ہونے سے زیادہ اس مقام بلند سے زیادہ خوشی حاصل ہے۔ (بخاری مغازی) مدینہ میں اس پر آہ و بکاء کا جو فوری طبعی ردِّعمل ہوا اسے ممکنہ حد تک ہی روکا جا سکتا تھا چنانچہ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ شہدائے غزوہ موتہ کی اطلاع ملنے پر خود نبی کریم ﷺ مجلس میں تشریف فرما ہوئے تو آپ کے چہرے سے حزن و ملال کے آثار صاف ظاہر تھے میں دروازے کی درزوں سے جھانک رہی تھی کہ دریں اثناء ایک شخص نے آکر خاندان جعفر کی خواتین کی آہ و بکا کی شکایت کی حضورؐ خود وہ اضطراری حالت دیکھ کر آئے تھے اب زبردستی تو خواتین کو روکا نہیں جا سکتا تھا وعظ و تلقین ہی کی جا سکتی تھی۔ چنانچہ آپ نے اس شخص کو بھی یہی سمجھایا کہ جا کر ان عورتوں کو سمجھاؤ آہ و بکا سے باز آئیں وہ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد پھر واپس لوٹا اور کہنے لگا میں نے انہیں روکا تو ہے مگر وہ بات نہیں مانتیں حضور تو خود سخت صدمہ کی حالت میں تھے آپؐ نے پھر فرمایا کہ اگر اصرار ہے تو پھر انہیں کو جا کر سمجھاؤ وہ گیا اور تھوڑی دیر بعد واپس آکر کہنے لگا کہ وہ کسی طرح باز نہیں آتیں آپ نے فرمایا تو پھر ان کے منہ میں مٹی ڈالو یعنی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں میں یہ سارا نظارہ دیکھ کر دل ہی دل میں کہہ رہی تھی کہ یہ بھی عجیب شخص ہے نہ تو عورتوں کو سمجھا سکتا ہے اور نہ ہی نبی کریم کو صدمہ کی حالت میں بار بار تکلیف دینے سے خود باز آجاتا ہے۔ (بخاری کتاب المغازی) بہرحال نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر کے اہل خانہ کے جذبات کا مناسب خیال رکھا اور جو آہ و بکا اضطراری حالت میں ان سے ظاہر ہوئی اس پر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی منظر

غزالہ ناہید خان صاحبہ

امریکی صدر کا مواخذہ

امریکہ میں چونکہ صدارتی نظام حکومت قائم ہے لہذا تمام اختیارات ایک شخص یعنی صدر کو حاصل ہوتے ہیں صدر نظام حکومت چلانے کا بھی ذمہ دار ہے اور سربراہ حکومت بھی ہے۔

گو کہ امریکہ روایتی ملک نہیں ہے پھر بھی بعض باتوں میں دستوری روایات کا احترام کیا جاتا ہے یعنی صدر کی عمر اگر 35 برس ہو تو دستوری روایت کے مطابق اس کو ناپختہ سمجھا جاتا ہے اس وجہ سے امریکہ کی تاریخ میں (سوائے صدر کینیڈی کے جس کی عمر صدارت کے وقت 42 سال تھی) کوئی بھی صدر 50 برس سے کم نہیں ہوا۔

میعاد صدارت

ماضی میں اس امر کے بارے میں کہ کوئی شخص کتنی بار صدر منتخب ہو سکتا ہے۔ آئین میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی تھی۔ بعض لوگ دوبار صدر منتخب ہوئے (مثلاً جارج واشنگٹن اور تھامس جیفرسن وغیرہ) مسٹر فرینکلن ڈیلانو روز ویلٹ تین بار صدر منتخب ہوئے۔ لیکن بعد میں بائیسویں ترمیم کے ذریعہ یہ بات واضح کر دی گئی کہ کوئی بھی شخص دوبار سے زیادہ صدر منتخب نہیں ہو سکتا۔ صدر کی ایک ٹرم کی مدت چار سال ہوتی ہے۔

اگر ہم امریکی صدر کے اختیارات کا مطالعہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ امریکہ میں صدر ایک ایسا عہدہ ہے جو وسیع تر اختیارات کا حامل ہے۔ مالیات سے لے کر قانون سازی اور ہر قسم کے ملکی معاہدہ جات میں صدر ہر طرح سے اثر انداز ہوتا ہے۔ اور امریکہ کا کوئی بھی مسودہ قانون صدر کی منظوری کے بغیر پاس نہیں ہو سکتا۔ صدر کے پاس ویٹو کا حق بھی ہے۔ وہ اگر ایک طرف اعلیٰ افسران مثلاً وزراء۔ سفراء اور سپریم کورٹ کے ججوں کا تقرر کرتا ہے تو دوسری طرف سپریم کورٹ کے ججوں کو چھوڑ کر باقی افسران کو معزول کرنے کا بھی اختیار رکھتا ہے۔

کانگرس Congress

کانگرس امریکہ کا قانون ساز ادارہ ہے جو امریکی دستور کو سامنے رکھتے ہوئے قانون سازی کرتا ہے۔ امریکی کانگرس دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔

1- سینٹ (ایوان بالا) Senate

(The house of upper)

2- ایوان نمائندگان (ایوان زیریں)

The house of represntative

ملک میں قانون سازی کے سلسلے میں دونوں ایوان نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ قانون سازی کے لئے ہر بل پہلے ایوان نمائندگان میں پیش ہوتا ہے پھر وہاں سے سینٹ کی منظوری کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ کسی بھی بل کی منظوری کے لئے دونوں ایوانوں کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے۔

مواخذہ کے سلسلے میں دونوں

ایوانوں کی کارکردگی

صدر یا کسی عہدے دار کے مواخذہ کے سلسلے میں دونوں ایوان نمایاں اہمیت کے حامل ہیں۔ ایوان نمائندگان مقدمہ کی دفعات تیار کرتا ہے اور سینٹ میں پیش کر دیتا ہے یعنی الزام عائد کرنا ایوان نمائندگان کا اختیار ہے۔ سینٹ میں بھی ایوان نمائندگان کی تشکیل کردہ کمیٹی مقدمہ کی پیروی کرتی ہے۔ جبکہ سینٹ چیف جسٹس کی صدارت میں مقدمہ کی سماعت کرتی ہے اور الزام ثابت ہونے کی صورت میں مذکورہ شخص کو عہدے سے برطرف قرار دیتی ہے۔

مواخذہ

امریکی صدر گو کہ تمام اختیارات کا سرچشمہ ہے اور کانگرس کے بنائے ہوئے ہر قانون کو صدر کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہوتی ہے مگر ان تمام قوانین کے باوجود کانگرس بعض حالات میں صدر کا مواخذہ کر سکتی ہے۔ کانگرس صدر۔ نائب صدر اور وفاقی حکومت اور دیگر سول حکام پر آئین کی خلاف ورزی۔ رشوت ستانی یا کسی سنگین جرم کے الزام میں مقدمہ قائم کر سکتی ہے۔

طریق کار

ایوان نمائندگان مواخذہ کی دفعات تیار کرتا ہے اور ان کو سینٹ کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ سینٹ مقدمہ کی سماعت سے انکار نہیں کر سکتی چنانچہ مقدمات کی ایک تاریخ مقرر کر دیتی ہے اور متعلقہ فرد کو اس کے خلاف الزامات کی فہرست ارسال کر دیتی ہے۔ ایوان نمائندگان کے 435 اراکین میں سے دو تہائی اکثریت کا مواخذہ کے حق میں ووٹ ضروری ہے۔

عدالت سماعت

امریکہ میں اگر صدر۔ نائب صدر یا دوسرے بڑے بڑے سرکاری آفیسرز کے خلاف مقدمہ چلایا جاتا ہے تو سینٹ ایک عدالت کے طور پر ان مقدمات کی سماعت کرتی ہے آئین کے تحت ایسے اہم اشخاص کے خلاف الزام وغیرہ ایوان نمائندگان عائد کرتا ہے اور سینٹ ان مقدمات کو سامنے رکھ کر مقدمے کی سماعت کرتی ہے۔

مواخذہ کے مقدمات کے فیصلے سینٹ کی دو تہائی اکثریت سے کئے جاتے ہیں سینٹ کے اراکین کی تعداد 600 ہوتی ہے۔

صدر کا عہدے سے علیحدہ کیا جانا

عام حالات میں صدر کو اس کے عہدے سے الگ اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک عہدے کی مدت پوری نہ ہو جائے لیکن الزام لگائے جانے کی صورت میں یا غداری، رشوت یا دیگر بڑے جرم میں ملوث ہونے کی صورت میں سینٹ عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس کی صدارت میں اس پر مقدمہ چلا سکتی ہے۔ اس سلسلے میں یہ امر نہایت ضروری ہے کہ سینٹ کی دو تہائی اکثریت جرم عاید کرنے کے لئے اپنی رضامندی ظاہر کرے۔

الزام ثابت ہونے کی صورت میں سینٹ صدر کو عہدے سے برطرف کر کے آئندہ کے لئے نااہل قرار دے سکتی ہے لیکن مجرم کو جرمانہ یا قید کی سزا نہیں دی جا سکتی۔

امریکہ کی تاریخ میں آج تک کوئی صدر مواخذہ کے ذریعہ اپنے عہدہ سے معزول نہیں کیا گیا۔ جب بھی ایسا وقت آیا کہ کسی صدر کو اپنا مواخذہ ہوتا نظر آیا تو اس وقت کے آنے سے پہلے ہی اس نے استعفیٰ دے دیا۔ مثلاً نکسن جب واٹر گیٹ سکینڈل میں ملوث ہوئے اور ان پر الزامات واضح ہو گئے تو انہوں نے مواخذہ کا سامنا کرنے کی بجائے استعفیٰ دینے میں ہی عافیت سمجھی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اپنے وطن کی سیر

عبدالصمد قریشی صاحب

وادی چترال میں سالانہ شندور میلہ

وادی چترال سے گلگت کے دشوار گزار راستے میں ایک بلند خوبصورت اور سرد مقام شندور ہے۔ شندور کی شہرت کی اصل وجہ اس کی خوبصورتی اور بلندی نہیں بلکہ شہرت کی اصل وجہ یہاں منعقد ہونے والا سالانہ پولو ٹورنامنٹ ہے۔ شندور سطح سمندر سے تقریباً 12 ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ ایک لحاظ سے یہ درہ ہے کیونکہ چترال سے گلگت جانے والوں کو اسی درے سے گزرنا پڑتا ہے اس درہ کی لمبائی 16 میل ہے چونکہ پولو چترال، گلگت اور دیگر شمالی علاقہ جات کے لوگوں کا پسندیدہ کھیل ہے جس کی دھوم دھام تقریباً پورے پاکستان میں ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہر سال جولائی کے پہلے ہفتہ میں لوگ بڑی دھوم دھام اور بھرپور تیاریوں کے ساتھ اس لمبے اور کٹھن راستے کو طے کر کے شندور پہنچتے ہیں۔

پولو جس کا پرانا نام چوگان ہے دنیا کے قدیم ترین کھیلوں میں شمار ہوتا ہے۔ آج کے مقبول کھیل ہاکی، کرکٹ، بیس بال اور گالف وغیرہ جن کھیلوں میں اسٹک اور گیند کا استعمال ہوتا ہے ان کی ابتداء اسی کھیل سے ہوئی اس کھیل کی ابتداء صدیوں قبل ایران سے ہوئی۔ قدیم زمانے میں مصر میں اسے مذہبی اہمیت حاصل رہی۔ ہندوستان کے پہلے مسلمان بادشاہ قطب الدین ایبک کی وفات اسی کھیل کی وجہ سے ہوئی۔

چترال میں یہ کھیل تقریباً دو ہزار سال سے کھیلا جاتا ہے۔ یہاں کے لوگوں کو یہ کھیل ایرانیوں سے ورثہ میں ملا۔ ہر سال جولائی کے پہلے ہفتہ کے آخری روز یہاں پر باقاعدہ پولو ٹورنامنٹ منعقد ہوتا ہے۔ خاص طور پر چترال اور گلگت کے درمیان ہونے والے مقابلہ جات کو دیکھنے کے لئے لوگ جوق در جوق پہنچتے ہیں۔ ان دنوں اس علاقے میں ایک جشن کا سا سماں ہوتا ہے ویسے تو اس علاقے میں پولو کے میچ عرصہ دراز سے ہوتے آئے ہیں مگر باقاعدہ پولو ٹورنامنٹ جولائی 1979ء میں منعقد ہوا۔ اسے جشن شندور کا نام دیا گیا۔ یہاں کے مقامی شائقین علاقے کے رسم و رواج کے مطابق کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ڈھول پیٹتے اور مختلف قسم کے ساز بجاتے ہیں۔ اور یوں لوگوں میں ٹورنامنٹ سے متعلق بہت جوش و جذبہ نظر آتا ہے۔ اس علاقے میں بہت خوبصورت وادیاں اور بے شمار قدرتی مناظر ہیں جو دیکھنے والوں کے دلوں کو موہ لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ شندور کی خوبصورت جھیل دیکھنے کے لئے ہزاروں شائقین یہاں آتے ہیں۔ اس جھیل کی لمبائی تقریباً تین میل ہے اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور آج تک کسی کو بھی اس کی اصل گہرائی نہیں معلوم ہو سکی۔ اور نہ ہی یہ معلوم ہو سکا ہے کہ اس جھیل میں پانی کہاں سے آتا ہے۔ دسمبر میں اس جھیل کا پانی منجمد ہو کر برف کی موٹی تہہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ موسم گرما میں برف پگھل جاتی ہے ان دنوں یہاں پر دنیا کے مختلف ممالک سے کئی ایک اقسام کی مرغابیاں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں پر ٹراؤٹ مچھلی بھی بہت پائی جاتی ہے۔ موسم گرما شروع ہوتے ہی سیاحت کے شوقین اور شکاری حضرات کی بہت بڑی تعداد اس علاقے کا رخ کرتی ہے۔ اس جھیل کے اطراف میں کبھی بہت درخت ہوا کرتے تھے.... مگر جنگلات کی بے دریغ اور بے تحاشہ کٹائی کی وجہ سے اب وہاں درخت بالکل دکھائی نہیں دیتے اور یوں اس جھیل کے قدرتی حسن کو بہت نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اگر صحیح پلاننگ کے ساتھ وہاں شجر کاری کی جائے تو اس علاقے کا حسن مزید نکھر سکتا ہے۔

معلومات

سوال۔ وہ کونسا ملک ہے جہاں ننگے پاؤں چلنا جرم ہے

جواب۔ بیلجیئم

سوال۔ عینک سب سے پہلے کہاں بنائی گئی

جواب 1667ء اٹلی میں

سوال۔ دنیا کے وہ کون سے ملک ہیں جہاں خودکشی جائز ہے۔

جواب۔ فن لینڈ۔ جاپان۔ ڈنمارک۔ ناروے۔ سویڈن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب وصحت

تپ دق۔ نئے خطرات

ٹی بی دنیا بھر میں کسی بھی دوسری بیماری سے مرنے والوں کی تعداد سے زیادہ اموات کی ذمہ دار ہے۔

ٹی بی سے ہونے والی اموات کی تعداد ایڈز اور ملیریا سے ہونے والی مجموعی اموات سے زیادہ ہے۔

ٹی بی کیسے پھیلتی ہے ٹی بی بھی نزلہ زکام کی طرح ہوا میں موجود ٹی بی کے جراثیم سے پھیلتی ہے۔ ایک ایسا شخص جو ٹی بی کا مریض ہے وہ جب بھی بولتا ہے کھانستا ہے۔ چھینکتا ہے۔ یا لاپرواہی سے باہر تھوکتا ہے' تو وہ اپنے اندر موجود ٹی بی کے جراثیم کو ہوا میں پھیلانے کا موجب ہوتا ہے اور مصیبت یہ ہے کہ اس بیماری سے بیمار ہونے کے لئے کسی بھی صحت مند شخص کو صرف ایک جرثومہ کا اپنے اندر پہنچانا کافی ہوتا ہے۔ بعد میں وہ ایک جرثومہ خود بخود بڑھنے لگتا ہے۔ اور مرض کی ابتدا ہو جاتی ہے۔

ٹی بی کا دنیا بھر میں پھیلاؤ ٹی بی ایک ایسا مرض ہے کہ ہر سیکنڈ میں ایک شخص اس کی زد میں آرہا ہے۔ ٹی بی کے لحاظ سے بہت زیادہ متاثر ہونے والے نئے ممالک میں روس۔ آئیوری کوسٹ' اور ارجن ٹائنا شامل ہیں۔ اور ان ممالک میں ٹی بی کے ایسے جراثیم پائے گئے ہیں جو کہ Durg resistant ہیں اور تمام دنیا کو ایک ایسی بیماری کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے جو کہ اگر ایک دفعہ لگ جائے تو ناقابل علاج کہی جا سکتی ہے۔

ایسی صورت میں انفرادی طور پر بھی اور حکومتی سطح پر بھی اس بیماری کے متعلق انتہائی تیزی سے اقدامات کی ضرورت ہے۔ تاکہ اس خطرے کو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کیا جا سکے اور ایک بہت بڑے المیہ سے بچا جا سکے۔

ٹی بی کے تیز پھیلاؤ میں ایڈز کا بھی حصہ ہے کیونکہ ایڈز کی وجہ سے انسانی دفاعی نظام کمزور ہو جاتا ہے۔ جس سے ٹی بی کے جراثیم کو ایڈز سے بیمار انسان پر حملہ کرنے اور پنپنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ایڈز کے مریضوں پر ٹی بی کے حملے کا سو گنا زیادہ خطرہ ہوتا ہے بہ نسبت ایک صحت مند انسان کے۔

پاکستان میں تپ دق کی صورتحال

آج سے تقریباً پچاس سال قبل جب پینسلین ایجاد ہوئی تو اس کے ذریعے بہت سی مہلک بیماریوں کا علاج آسان ہو گیا۔ نمونیا اور تپ دق ان میں سے دو بڑی بڑی بیماریاں تھیں جن کو پہلے مہلک سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اینٹی بائیٹک دواؤں کے ذریعے یہ بیماریاں قابل علاج بن گئیں اور ان سے اموات کا فیصد تقریباً نہ ہونے کے برابر رہ گیا۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ دوائیاں بھی اپنا اثر کھونے لگیں۔ نئے جراثیم نے جنم لیا۔ ان دواؤں سے اثر نہ لیتے تھے۔ پھر ایسے جراثیم کے خلاف دوسری زود اثر دوائیاں بنائی جانے لگیں اور یہ چکر اسی طرح چلتا رہا۔

اب بتایا گیا ہے کہ تپ دق کی جان لیوا بیماری پھر ایک دفعہ پاکستان میں ترقی پذیر ہے۔ اسلام آباد میں اس بیماری کے متعلق ایک بین الاقوامی سیمینار منعقد کیا گیا تاکہ اس خطرناک صورت حال پر غور و فکر کیا جا سکے۔ اس سیمینار میں بتایا گیا کہ اس وقت پاکستان میں تیس لاکھ افراد اس بیماری میں مبتلا ہیں جن میں سے آدھے اس سے ہلاک ہو سکتے ہیں۔

مرض کی تشخیص اگر اس مرض کی تشخیص پہلی سٹیج پر ہو جائے تو یہ اب بھی قابل علاج ہے۔ تشخیص کے بعد فوری اور مکمل علاج ہونا چاہئے۔ اسی طرح اس سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکے بھی مہیا ہیں۔ اور یہ حکومت کا کام ہے کہ لوگوں تک ان کو پہنچائے اور قومی سطح پر یہ کام کیا جائے۔ لیکن صحت کے بجٹ میں جو رقوم مہیا کی جاتی ہیں ان سے تو یہ سب کام نہیں ہو سکتے۔ اس بیماری کے علاج کیلئے دوائیں مہنگی ہیں جو کہ غریب آدمی کی پہنچ سے باہر ہو گئی ہیں اور افسوس ناک امر یہ ہے کہ یہ بیماری زیادہ تر غریب لوگوں پر ہی زیادہ حملہ کرتی ہے کیونکہ وہ نہ تو متوازن خوراک کا بندوبست کر سکتے ہیں اور نہ ہی غربت کی وجہ سے مناسب علاج کروا سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ بیماری صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ تمام غریب ترقی پذیر ممالک میں چاہے وہ ایشیا میں ہوں یا افریقہ میں' روز بروز زیادہ پھیل رہی ہے۔ اور کسی بھی دوسری متعدی بیماری سے زیادہ موتیں اس کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔

حکومتی سطح پر اقدامات کی ضرورت

دنیا بھر میں ہر سال ستر سے اسّی لاکھ نئے افراد اس سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے 64 فیصد ایشیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان میں سے بے شمار نوجوان بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور اگر حکومتی لیول پر اس کا مداوا کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو 2020ء تک تمام دنیا میں اس بیماری سے سات کروڑ مر سکتے ہیں۔

اسلام آباد میں ہونے والے سیمینار میں یہ بھی بتایا گیا کہ اس بیماری کے سدباب کے سلسلے میں ہماری حکومت تیسری دنیا میں سب سے زیادہ پیچھے ہے۔ جس سے یہ بیماری دن بدن زیادہ بڑھ رہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکومتی سطح پر اس صورت حال کا فوری طور پر جائزہ لیا جائے۔ اور اس متعدی بیماری کے سدباب کے لئے مناسب انتظامات کئے جائیں۔

OOO

الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے

تجربہ شرط ہے

فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے آسان طریقے

ہمارے ملک کے لئے اور ہمارے کاشت کاروں اور زمینداروں کے لئے بھی یہ بات کتنی افسوسناک ہے کہ باوجودیکہ ہماری قابل کاشت زمین دنیا کی بہترین زمین ہے۔ ہمارے ہاں ایسا آب پاشی کا نظام ہے جو قابل رشک ہے۔ زیر زمین پانی کی بھی کوئی کمی نہیں اور فصلوں کے حساب سے بارشیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بروقت اور ضرورت کے مطابق ہو ہی جاتی ہیں تو پھر ہماری فی ایکڑ اوسط پیداوار دوسرے بعض ممالک سے کیوں کم ہوتی ہے کہ ہم اپنی ضروریات بھی پوری نہیں کر سکتے۔ گندم کو ہی لے لیجئے چند سال پہلے ہم تقریباً دو سے ڈھائی ملین ٹن گندم ہر سال درآمد کرتے تھے۔ پچھلے سال ہم نے چار ملین گندم درآمد کی اور اگر حالات ایسے ہی رہے تو بعید نہیں کہ ہمیں ہر سال یہ مقدار بڑھانی پڑے اور ایک کثیر مقدار میں زرمبادلہ اس کے لئے خرچ کرنا پڑے۔

آخر سوچنے والی بات ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اور کیا اس کا کوئی مداوا بھی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ یہ ہمارا خود پیدا کردہ بحران ہے۔ تین ایسے عوامل ہیں جن پر ہمارے کاشت کار بھائی عمل کر کے اپنی پیداوار کو دگنی کر سکتے ہیں اور ملک کو اس بحران سے نجات دلوا سکتے ہیں۔

فصل کی وقت پر کاشت سب سے اول وقت کاشت کا مسئلہ ہے۔ اگر گندم بروقت یعنی نومبر کے پچھلے پندرھواڑے میں کاشت کی جائے تو اس کی پیداوار 40 سے پچاس من تک ہو سکتی ہے۔ جبکہ اگر گندم کو جنوری میں بویا جائے تو آپ دیگر عوامل میں چاہے جتنی مرضی کوشش کریں آپ کی گندم کی پیداوار فی ایکڑ 20 سے 25 من سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکتی۔ اس لئے یہ اب آپ کے اپنے ہاتھ میں ہے کہ آپ 40 یا پچاس من پیداوار لینا چاہتے ہیں یا 20' 25 من۔

اصل میں اکثر کاشت کار چاہتے ہیں کہ کپاس اور چاول کی فصلیں بھی حاصل کریں اور اس کے ساتھ ہی گندم کی فصل بھی لیں۔ ایسا کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے لئے محنت اور کوشش درکار ہے۔ کپاس کی فصل کو شروع سے ہی جڑی بوٹیوں سے صاف رکھنا ہو گا اور گندم کی کاشت کھڑی فصل میں بروقت کی جانی چاہئے۔ اسی طرح اگر چاول کی فصل بھی بروقت نہیں بوئی جائے گی تو اس کی برداشت بھی دیر سے ہو گی اور اتنی دیر گندم کی کاشت میں لگے گی۔ اور نتیجتاً اوسط پیداوار کم ہو جائے گی۔

اس لئے ضروری ہے کہ ہم جو بھی صورت ہو گندم کی فصل کو نومبر کے ماہ کے خاتمے سے پہلے پہل کاشت کر لیں تاکہ لیٹ کاشت کی وجہ سے اوسط پیداوار کم نہ ہو۔ اسی طرح دوسری فصلوں کو بھی سفارش کردہ وقت پر ہی بونا چاہئے۔

پودوں کی تعداد دوسرا عمل جو فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ کھیتوں میں پودوں کی تعداد سفارش کردہ تعداد کے برابر ہو اور یہ کلیہ صرف گندم کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر فصل پر لاگو ہوتا ہے۔ ویسے بھی بالکل سادہ سی بات ہے کہ اگر فی ایکڑ پودوں کی تعداد سو ہونی چاہئے۔ تاکہ صحیح پیداوار حاصل ہو سکے تو آپ دیگر عوامل کو چاہے کتنا بھی بڑھا لیں یا اچھی طرح استعمال کریں آپ 50 پودوں سے وہ نتیجہ حاصل نہیں کر سکتے جو آپ چاہتے ہیں۔ اس لئے اس بات پر قابو پانے کے لئے کھیت اچھی طرح تیار کریں۔ شرح بیج کو کم از کم پندرہ فی صد اس مقدار سے زیادہ رکھیں جو عام طور پر بتائی جاتی ہے کیونکہ ہمارے ملک میں اکثر اعلیٰ کوالٹی کا بیج دستیاب نہیں ہوتا۔ اور محکمانہ طور پر جو مقدار بتائی جاتی ہے وہ بہترین کوالٹی کے بیج کو مدنظر رکھ کر مقرر کی جاتی ہے جبکہ عملی طور پر ایسا بیج عام طور پر ملنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔

پس دوسری ضروری بات یہ ہے کہ اپنی فصل میں سفارش کردہ بیج سے دس یا پندرہ فی صد زیادہ استعمال کریں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی تیسرا زرعی عمل جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی ہے۔ ہماری فصلوں میں جڑی بوٹیوں کی بہتات ہوتی ہے جو زمین کی زرخیزی' پانی اور دھوپ جیسے ضروری عناصر میں فصلوں کی حصہ دار بن جاتی ہیں اور فصل کی اوسط پیداوار کو تیس سے 50 فیصد تک گھٹا دیتی ہیں۔ اس لئے جڑی بوٹیوں کی تلفی پوری پیداوار حاصل کرنے کے لئے از حد ضروری ہے۔ تاکہ فصل ان جڑی بوٹیوں سے پہنچنے والے نقصان سے محفوظ رہے۔ دوسرا امر اس سلسلے میں یہ ہے کہ جڑی بوٹیوں کو فصل کی بوائی کے بعد چار پانچ ہفتے کے اندر اندر تلف کر دینا چاہئے۔ ورنہ بعد میں اس تلفی کا اتنا فائدہ نہیں ہو گا۔ لہٰذا جڑی بوٹیوں کی تلفی نہایت ضروری ہے بلکہ بہت جلدی بھی ضروری ہے۔

جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے لئے زرعی عوامل بہتر ہو گا کہ جڑی بوٹیوں کو زرعی عوامل کے ذریعے تلف کیا جائے مثلاً راونی کا پانی لگانا اور وتر آنے پر ہل چلانا' زیادہ بیج استعمال کرنا' بار بار گوڈی کرنا' گندم میں پہلے اور دوسرے پانی کے بعد بار ہیرو کا استعمال کرنا۔ لائنوں میں بوئی ہوئی فصلوں میں ترپھالی یا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عبدالفاروق ناصر ولد ٹھیکیدار مستری مکرم عبدالغنی صاحب گذشتہ اڑھائی سال سے بوجہ دماغ کی ٹی بی فالج زدہ زندگی گذار رہے ہیں۔

○ محترمہ لیلیٰ بیگم صاحبہ بیوہ جمعدار مکرم محمد اشرف صاحب مرحوم جھنگ کی دائیں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب شادی

○ عزیزہ نزہت شریف صاحبہ بنت مکرم شریف احمد صاحب ڈیڑھوی انسپکٹر وقف جدید ربوہ کی شادی ہمراہ مکرم ڈاکٹر طارق اسماعیل صاحب ابن میاں محمد عبداللہ صاحب آف قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ مورخہ 98-10-11 کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر مکرم شیخ نعیم احمد صاحب مربی سلسلہ۔ انچارج رشتہ ناطہ ربوہ نے دعا کروائی۔ اگلے دن 98-10-12 کو تقریب ولیمہ قلعہ کالروالہ میں منعقد ہوئی۔

اس سے پہلے مورخہ 98-10-4 کو عزیزہ کا نکاح بیت الناصر ربوہ میں نماز عصر کے بعد مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ نے مبلغ۔/50000 روپے حق مہر پڑھایا تھا عزیزہ نزہت شریف مکرم میاں حسین بخش صاحب اجنالوی کی پوتی اور حضرت میاں پیر محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑنواسی ہے۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالماجد خان صاحب ابن لعل احمد خان صاحب کوارٹرز بیوت الحمد ربوہ کو مورخہ 30- ستمبر 1998ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی بچی کا نام فریحہ ماجد تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم قادر بخش خان صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کی نواسی اور مکرم لعل احمد خان صاحب کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر سعادت منداور خادمہ دین بنائے۔ (آمین)

پتہ درکار ہے

○ مکرم اخلاق احمد صاحب قریشی اور مکرم مشتاق احمد صاحب قریشی نے 85ء میں کراچی سے وصیت کی تھی۔ وصیت کا نمبر 25967 ہے۔ اگر موصی خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارے میں علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

وقف جدید

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

تعداد کے لحاظ سے بھی بہت برکت ملی ہے۔ میں پہلے بھی بارہا عرض کرچکا ہوں کہ وقف جدید کے تعلق میں تعداد بڑھانے کی طرف توجہ بہت زیادہ دیں۔

(خطبہ جمعہ 27- دسمبر 1996ء)

سانحہ ارتحال

○ مکرم خواجہ رفیع الدین بٹ صاحب امیر حلقہ بدوملی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔ میرے ہمزلف مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈار آف لنڈن (سابقہ پورن نگر سیالکوٹ) مورخہ 98-10-22 صبح لنڈن میں انتقال کر گئے۔ آپ مکرم نذیر احمد صاحب ڈار آف لنڈن کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نے اپنی یادگار 6 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان داخلہ

○ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے مندرجہ ذیل انڈر گریجویٹ پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

B.Sc-1 انرز ایگریکلچر-2- B.Sc انرز (اینمل ہسبنڈری- 3- DVM (فیصل آباد و لاہور) 4- B.Sc ایگریکلچرل انجینئرنگ -5 B.Sc ہوم اکنامکس برائے خواتین۔

وہ طلبہ جو پنجاب کا ڈومیسائل رکھتے ہوں اس میں درخواست دینے کے اہل ہیں۔ داخلہ فارم وغیرہ نیشنل بینک آف پاکستان یونیورسٹی برانچ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ DVM لاہور میں درخواست دینے والے طلبہ متعلقہ ادارہ سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 19- نومبر 98ء ہے۔ میرٹ لسٹ 14- دسمبر 98ء کو آویزاں کی جائے گی۔

چند سیلف سپورٹ پروگرام میں آفر کی جارہی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

امداد طلباء

مخیّر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 4

انہیں کچھ مہلت بھی دی۔

تیسرے روز آپؐ پھر حضرت جعفر کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ بس اب آج کے بعد میرے بھائی پر مزید نہیں رونا۔ پھر ان کے یتیم بچوں کی کفالت کا انتظام و انصرام اپنے ذمہ لیا۔ اور فرمایا کہ میرے بھائی کے بیٹے میرے پاس لاؤ۔

حضرت جعفر کے بیٹے عبداللہ کا بیان ہے کہ ہمیں حضور کے پاس اس طرح لایا گیا جیسے مرغی کے چوزے پکڑ کر لائے جاتے ہیں۔ آپ نے حجام کو بلوایا ہمارے بال وغیرہ کٹوائے اور ہمیں تیار کروایا اور بڑی محبت و پیار کا سلوک کیا اور فرمانے لگے کہ جعفر طیار کا بیٹا محمد تو ہمارے چچا ابو طالب سے خوب مشابہ ہے اور دوسرا بیٹا اپنے باپ کی طرح شکل اور رنگ ڈھنگ میں مجھ سے مشابہ ہے پھر میرا ہاتھ پکڑا اور گویا خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے درد دل سے یہ دعا کی اے اللہ جعفر کے اہل و عیال کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور میری (عبداللہ) کی تجارت کی برکت کے لئے دعا کی۔ ہماری والدہ اسماء نے آکر ہماری یتیمی کا ذکر کیا تو آپ نے انہیں تسلی دلاتے ہوئے فرمایا کہ ان بچوں کے فقروفاقہ کا خوف مت کرنا میں نہ صرف اس دنیا میں ان کا ذمہ دار ہوں بلکہ اگلے جہاں میں بھی ان کا دوست اور ولی ہوں گا۔

(مسند احمد جلد 1 ص 204)

مسکین نوازی

نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفرؓ کی اپنے پاکیزہ اخلاق و عادات سے مشابہت کا ذکر فرمایا ہے اس کی ایک عمدہ مثال حضرت جعفرؓ کی ہمدردی نوع انسان اور خدمت خلق میں نظر آتی ہے' معلوم ہوتا ہے کہ غریب الوطنی اور مسافرت کے آلام و مصائب نے اس خلق میں اور بھی چمک پیدا کردی تھی چنانچہ حضرت جعفر مساکین و غرباء سے بہت محبت کیا کرتے تھے نہ صرف ان کی ضروریات بلکہ ان کے جذبات کا بھی خیال رکھتے' ان کی مجالس میں تشریف فرما ہو کر ان کے مسائل سنتے الغرض آپ کا یہ خلق ایسا نمایاں تھا کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کی کنیت آپ کے بیٹوں کی بجائے غرباء کی نسبت سے ابوالمساکین رکھ دی یعنی مساکین کا باپ۔

(الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 2 ص 218)

حضرت ابوہریرہؓ فتح خیبر کے زمانہ میں یمن سے ہجرت کر کے مدینہ آئے اور ان غرباء و مساکین اصحاب صفہ میں شامل ہوئے جو دین کی تعلیم و تربیت کی غرض سے مسجد نبوی سے چمٹے رہتے تھے۔

حضرت جعفر کو ان مسکینوں کا کتنا خیال ہوتا تھا اس کا اندازہ ایک مسکین صحابی حضرت ابوہریرہ کی آپ بیتی سے بآسانی کیا جا سکتا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان دنوں میں بھوکا پیاسا در رسول سے چمٹا رہتا تھا اور بھوک اور فاقہ کی شدت سے نڈھال ہو کر بسا اوقات خالی پیٹ کے بل کنکریوں کے اوپر اوندھے منہ لیٹ کر اس تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ اور گاہے کسی صحابی رسول سے کسی خاص آیت کے بارہ میں استفسار کرتا (جو غرباء کو کھانا وغیرہ کھلانے کے مضمون پر مشتمل ہوتی) حالانکہ وہ آیت مجھے یاد ہوتی تھی مگر میری غرض احسن رنگ میں توجہ دلانا ہوتی تھی کہ شاید اس طرح وہ مجھے کھانا کھلا دیں مگر میں نے دیکھا مسکینوں کے حق میں سب لوگوں سے بہتر اگر کوئی تھا تو وہ حضرت جعفر تھے آپ ہمیں اپنے گھر لے جاتے تھے اور گھر میں جو موجود ہوتا ہمیں کھلاتے تھے یہاں تک کہ بعض اوقات تو چمڑے کا وہ مشکیزہ کا برتن جس میں شہد یا گھی ہوتا اٹھا کر لے آتے اور ہم بھوک کے مارے سے چیر پھاڑ کر اندر جو کچھ ہوتا وہ بھی چاٹ لیتے تھے۔

(بخاری کتاب المناقب باب جعفر)

غالباً یہی وجہ تھی کہ ابوہریرہؓ برملا اپنی اس رائے کا اظہار کیا کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کے بعد حضرت جعفر طیار سے بہتر اور افضل انسان ہم نے کوئی نہیں دیکھا (ترمذی ابواب المناقب)

شاعر دربار نبوی حسان بن ثابت نے حضرت جعفر کی شہادت کے موقع پر مرثیہ کہتے ہوئے کیا خوب کہا تھا۔

کہ ہم حضرت جعفر طیار کے نمونے میں وفاء کا عظیم الشان واقعہ دیکھتے ہیں کہ جہاں جو فرمان ملا انہوں نے سر تسلیم خم کردیا۔ اور آل ہاشم تو ہمیشہ ہی عزت کے ستون بن کر قابل فخر اسلامی خدمات بجالاتے رہے ہیں۔

(الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ)

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 6

گلٹی ویٹر چلانا وغیرہ غرضیکہ جہاں تک ہو سکے دوائیوں کا استعمال کم کریں۔ ان کے مضر اثرات اب اتنے ظاہر و باہر ہو گئے ہیں کہ ان سے جتنا بچا جائے بہتر ہے۔

شروع میں مثال گندم کی دی گئی تھی لیکن یہ مثال تمام فصلوں پر صادق آتی ہے۔ ہر فصل کے لئے وقت پر کاشت پودوں کی سفارش کردہ تعداد کو پورا رکھنا اور جڑی بوٹیوں کا بروقت اور مکمل تلف کرنا آپ کی پیداوار میں اس قدر اضافہ کر دے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔

تجربہ شرط ہے ذرا کر کے دیکھیں

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 28- اکتوبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ
29- اکتوبر- غروب آفتاب 5-24
30- اکتوبر- طلوع آفتاب 6-21

عالمی خبریں

پابندیاں ختم کی جائیں
اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں لیبیا پر سے یکطرفہ پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ قرارداد لیبیا نے پیش کی تھی قرارداد کے حق میں 90 ملکوں نے ووٹ دیا۔ امریکہ اور اسرائیل نے مخالفت کی۔ 61 ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

ترکی اسرائیل سمجھوتہ
ترکی اور اسرائیل کے درمیان ایرو ٹو میزائل کی مشترکہ تیاری کے سمجھوتے پر دستخط ہو گئے۔ شام مصر اور ایران ترکی اور اسرائیل کے درمیان ہونے والے اس معاہدے کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور اسے عربوں کے لئے دھمکی قرار دے رہے ہیں۔ اس سے قبل بھی ترکی نے گذشتہ ماہ اسرائیل کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا جس کے تحت اسرائیل سات کروڑ ڈالر کی لاگت سے ترکی کے طیاروں کو بہتر بنائے گا۔

شمالی کوریا میں خوراک کی قلت
شمالی کوریا میں خوراک کی قلت دور کرنے کے لئے جنوبی کوریا نے سینکڑوں مویشی بھجوا دیئے ہیں تھوڑی دیر کے لئے دونوں ملکوں کی سرحد کھولی گئی اور 501 مویشی گزارے گئے۔

الجزائر میں ججوں کی ہڑتال
الجزائر میں دو ہزار ججوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ 80 فیصد عدالتیں بند ہو گئی ہیں۔ ججوں کا کہنا ہے کہ اخبارات میں ججوں کے خلاف مہم چلائی جا رہی ہے اس سے مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر تو ہو گی لیکن حکومت کے خلاف پرامن احتجاج کا اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔ اخبارات کا کہنا ہے کہ ہمیں ججوں کے خلاف مہم چلانے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

شروڈر چانسلر بن گئے
جرمنی کے نئے چانسلر (سربراہ مملکت) کے طور پر گرہارڈ شروڈر کو ملک کی پارلیمنٹ نے باضابطہ طور پر منتخب کر لیا ہے۔ انہوں نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ مسٹر شروڈر گذشتہ 16 برسوں میں بائیں بازو کی پہلی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

کشتیوں کا حادثہ
دریائے برہم پترا میں دو کشتیاں ٹکرانے سے 60 ہندو ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ یہ حادثہ بھارتی صوبے آسام میں پیش آیا۔

حماس کا اعلان
اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان تازہ امن معاہدے پر اسرائیل اور فلسطین دونوں کے انتہا پسند سرگرم ہو گئے ہیں۔ حماس نے یہودیوں کو دنیا بھر میں نشانہ بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اسرائیل کی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم یاہو کے خلاف پیش کردہ تحریک عدم اعتماد ناکام ہو گئی۔

کوسووو سے سربوں کی واپسی
کوسووو سے سرب فوجیں واپس ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ بے گھر البانوی باشندوں نے واپس آنا شروع کر دیا ہے۔

ملکی خبریں

کراچی میں دو دھماکے
کراچی میں سندھ اسمبلی کی عمارت اور ہائی کورٹ کے قریب دو بم دھماکوں سے پولیس چوکی تباہ ہو گئی 20- افراد زخمی ہوئے۔ 24 گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ روسی ساخت کا پہلا ٹائم بم 12 بجے ہائی کورٹ بلڈنگ کے سامنے پولیس چوکی میں پھٹا' دو سرا دو بجے ہائی کورٹ بلڈنگ کے پیچھے پی آئی ڈی آفس کے سامنے پھٹا۔ کے جی کمپاؤنڈ میں پھٹنے والا بم موٹر سائیکل میں نصب کیا گیا تھا۔ کورٹ روڈ پر پھٹنے والا بم سوزوکی کار میں نصب تھا۔ عامرہ سنٹرہ کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔ رینجرز نے پورے علاقے کو گھیر لیا۔ علاقے میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ لوگ عمارتیں چھوڑ کر سڑکوں پر نکل آئے۔

کراچی : دہشت گردوں کا یرغمال
وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ کراچی شہر کو دہشت گردوں نے یرغمال بنا لیا ہے۔ حکومت مفلوج ہو چکی ہے۔ کسی کا کوئی پرسان حال نہیں۔ ہتھیار بند دھڑے اپنے مخالفین کو چن چن کر قتل کر رہے ہیں۔ دہشت گرد کھلے پھرتے ہیں اور پولیس تماشا دیکھتی ہے۔ ہر آنے والا دن گزرے ہوئے کل سے زیادہ خراب ہے۔

توہین عدالت کا نیا قانون
صدر مملکت نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے تحت توہین عدالت کا قانون نرم کر دیا گیا ہے۔ عدالتی فیصلوں پر شائستہ زبان میں تنقید کی جا سکے گی۔ توہین عدالت کی سزا کے خلاف اپیل کا حق دے دیا گیا۔ کسی جج کی ذاتیات کو نشانہ بنانا اور عدالتی فیصلے کو غلط رنگ دینا توہین عدالت کے مترادف ہو گا۔ اس سزا کے خلاف اپیل کی سماعت متعلقہ جج خود نہیں کرے گا۔ سنگل جج کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت ڈویژن بنچ کرے گا۔ اور چیف جسٹس کے حکم کے خلاف اپیل کی سماعت سب سے سینئر جج کرے گا۔

امریکہ سے ٹھینگا ملے گا
سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کو امریکہ سے ٹھینگا ملے گا۔ موجودہ حکمران بحران حل نہیں کر سکتے تو مستعفی ہو جائیں۔ ایم کیو ایم کو حکیم سعید کے قتل کے بدلے تین وزارتیں دے دی گئیں۔ صوبوں کی محرومی میں اضافہ ہو گیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نواز شریف نے لندن کے فلیٹس موٹروے سے حاصل کردہ کک بیکس سے خریدے ہیں۔ جہانگیر کرامت کو حکمرانوں کے برے اعمال ظاہر کرنے کی سزا دی گئی۔

سعودی ولی عہد واپس چلے گئے
سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ پاکستان کا تین روزہ دورہ کرنے کے بعد واپس چلے گئے۔ لاہور کے ایئرپورٹ پر صدر اور وزیر اعظم نے انہیں رخصت کیا۔

پاک سعودیہ بزنس کونسل
پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان نجی سرمایہ کاری بڑھانے اور باہمی تجارت کو فروغ دینے کے لئے پاک سعودیہ بزنس کونسل بنانے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ اس کا فیصلہ سعودی شہزادے کے حالیہ دورہ کے موقع پر کیا گیا۔

مقصد پورا ہو گیا
وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ سعودی ولی عہد کے دورے کا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دورے کا مقصد امداد حاصل کرنا نہیں تھا۔

سرمایہ کاری پر معذرت
سعودی وفد نے پاکستان کی طرف سے سرمایہ کاری کرنے کے سوال پر معذرت کر دی۔

ہائی کورٹ میں توہین عدالت کی سماعت
لاہور ہائی کورٹ میں دو وکلاء کے خلاف توہین عدالت کی درخواست کی سماعت کے دوران فاضل جج صاحبان نے سخت ریمارکس دیئے انہوں نے کہا کہ گالیاں ہی کھانی ہیں تو پھر کون سا جج کام کرے گا۔ کیا وکلاء کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ فیصلہ ان کی مرضی کے مطابق نہ ہو تو وہ جج کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ وکیل صفائی نے کہا کہ اسلام میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ دو قسم کے قاضی جہنم میں جائیں گے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ایئر کولر • ایئر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- نکلسن روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
7223347-7231347-7354873

جلدی امراض اور کیوریٹو ادویات

علامات	قیمت	انگریزی نام
☆ چہرہ وغیرہ پر جوانی کے کیل کیلئے	25-00	ACNE CURE
☆ پھوڑا پھنسی 'ابھرے دانوں والی جلدی امراض کیلئے	25-00	BOILS CURE
☆ چہرہ اور جلد پر بھورے داغوں کیلئے	25-00	BROWN SPOTS CURE
☆ چہرہ کے کیل 'داغوں کیلئے مفید ویزلین	25-00	CURATIVE VASLINE
☆ پھوڑے پھنسی اور دیگر جلدی امراض میں پینے کے لئے مصفی خون ڈراپس	45-00	ANTI SEPTIC DROPS
☆ چہرہ اور جلد پر کالے بھورے تل	25-00	MOLES CURE
☆ چنبل' داد (Psoriasis) کیلئے	25-00	PSORIASIS CURE
☆ دھدری گول دائرے میں دانے دار ابھار	25-00	RING WORMS CURE
☆ چھپاکی' جسم پر سرخ رنگ کے ابھاروں میں خارش	25-00	URTICARIA CURE
☆ موکے' مسے' جلد پر بغیر درد کے ابھار کیلئے	25-00	WARTS CURE
☆ برص' پھلبہری' جلد کا جگہ جگہ سے سفید و سرخ ہونا	175-00	LEUCODERMA COURSE

میڈیکل و ہومیوپیتھک سٹورز یا ڈاک سے طلب کریں۔ لٹریچر فری
فون کلینک 211054 (04524)
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون کلینک 771 (04524)
فون ہیڈ آفس 213156(04524) سیلز آفس 211283(04524) فیکس 212299(92-4524)